سود کے جواز کا ایک حیلہ

س : آپ جانتے ہیں کہ روپے کی قیمت کا تعین سونے سے ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص رقم جمع کراتے وقت روپے کی قیمت کا تعین سونے کے بھاؤ سے کر لے اور جب سال یا دو سال کے بعد اپنی رقم واپس لے، اور اس وقت سونے کی قیمت سے تقابل کر کے جس قدر روپے کی قیمت میں کمی ہوتی ہے اتنی کمی منافع میں سے پوری کر لے اور باقی جو منافع زائد ہو وہ حاجت مندوں کو دے دے، تو کیا یہ جائز ہے؟ اگر ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو اس کے روپے کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟ جب کہ اسلام کا اصول ہے لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِی الْاِسْلَام۔

ج : یہ ایک حیلہ ہے اور حیلوں سے ناجائز چیزیں جائز نہیں ہو جاتیں۔ اس کے بجائے آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ ڈالرز وغیرہ خرید کر فارن کرنسی اکاؤنٹ کھلوالیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ آپ اتنی مالیت کا سونا لے کر لاکرز میں رکھوالیں۔ لیکن آپ نے جو حیلہ تجویز کیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ اس ضمن میں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حکومت کی بتائی ہوئی افراط زر کی شرح اور اصل شرح میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مثلاً حکومت کا دعویٰ چھ فی صد کا ہے جب کہ نجی اداروں کا اندازہ ۱۰ تا ۱۵ فی صد کا ہے، تو آپ کس شرح پر اعتبار کریں گے؟ اور اگر کر بھی لیں تو بہرحال شریعت میں اس کی گنجایش نظر نہیں آتی۔ (م - ا)

کریڈٹ کارڈ کا استعمال

س : کریڈٹ کارڈ کلچر آج کل فروغ پا رہا ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ لیکن ہنگامی ضرورت میں اس کی افادیت بھی ہے۔ کریڈٹ پر حاصل ہونے والی رقم مقررہ مدت کے اندر جمع کروانے پر سود کی ادائیگی نہیں کرنی ہوتی ہے بلکہ صرف اصل رقم جمع کروانی ہوتی ہے۔ میری رہنمائی فرمایئے کہ کریڈٹ کارڈ کن حالات میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کریڈٹ کارڈ کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ (عمومی حالات میں)۔ کریڈٹ کارڈ ایمرجنسی (حادثہ، بیماری، رقم ضائع ہو جانا، رقم گم ہو جانا) کی صورت میں بہت زیادہ مددگار پایا گیا ہے۔ اس کا استعمال اس صورت میں کس حد تک جائز ہے؟

ج : اسلام میں بنیادی طور پر قرض حاصل کرنے کی سختی سے حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریاست مدینہ کے شروع کے سالوں میں مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، لیکن جب